روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعہ 13 ستمبر 2013ء 6 ذیقعد 1434 ہجری 13 تبوک 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 209

جہری اور سرّی قراءت

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہر نماز میں قراءت کی جاتی ہے جس نماز میں رسول اللہؐ نے جہری قراءت کی ہم نے تمہیں وہ جہراً سنائی اور جس میں آپ نے مخفی قراءت کی ہم نے بھی اسے تم سے مخفی رکھا۔

(صحیح بخاری کتاب الاذان باب القراءۃ فی الفجر حدیث نمبر 730)

اخلاق عالیہ حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مفتی محمد صادق صاحب فرماتے ہیں:

حضرت مسیح موعود نماز میں آمین بالجہر نہ کرتے تھے لیکن کرنے والوں کو روکتے بھی نہ تھے۔ رفع یدین نہ کرتے تھے لیکن کرنے والوں کو روکتے نہ تھے۔ بسم اللہ بالجہر نہ پڑھتے تھے لیکن پڑھنے والوں کو روکتے بھی نہ تھے۔ ہاتھ سینے پر باندھتے تھے لیکن نیچے باندھنے والوں کو نہ روکتے تھے۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم جو سالہا سال تک آپ کی نماز میں پیش امام رہے اور جن کو خدا کی پاک وحی میں لیڈر کا خطاب ملا تھا۔ ہمیشہ بسم اللہ اور آمین بالجہر کرتے اور فجر و مغرب اور عشاء میں بالجہر قنوت پڑھتے اور گاہے گاہے رفع یدین کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود کی (بیت الذکر) میں ان امور کو موجب اختلاف نہ گردانا جاتا تھا۔ جو احباب کرتے تھے ان کو کوئی روکتا نہ تھا جو نہ کرتے تھے ان سے کوئی اصرار نہ کرتا تھا کہ ایسا ضرور کرو۔ (الفضل 3 جنوری 1931ء)

حضرت میاں عبداللہ صاحب سنوری فرماتے ہیں کہ اوائل میں میں سخت غیر مقلد تھا۔ اور رفع یدین اور آمین بالجہر کا بہت پابند تھا۔ اور حضرت صاحب کی ملاقات کے بعد بھی میں نے یہ طریق مدت تک جاری رکھا عرصہ کے بعد ایک دفعہ جب میں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی تو نماز کے بعد آپ نے مجھ سے مسکرا کر فرمایا میاں عبداللہ اب تو اس سنت پر بہت عمل ہو چکا ہے اور اشارہ رفع یدین کی طرف تھا میاں عبداللہ صاحب کہتے ہیں کہ اس دن سے میں نے رفع یدین کرنا ترک کر دیا۔ بلکہ آمین بالجہر کہنا بھی چھوڑ دیا اور میاں عبداللہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت صاحب کو کبھی رفع یدین کرتے یا آمین بالجہر کہتے نہیں سنا۔ اور نہ کبھی بسم اللہ بالجہر پڑھتے سنا ہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کا طریق عمل وہی تھا جو میاں عبداللہ صاحب نے بیان کیا لیکن ہم احمدیوں میں حضرت صاحب کے زمانہ میں بھی اور آپ کے بعد بھی یہ طریق عمل رہا ہے۔ کہ ان باتوں میں کوئی ایک دوسرے پر گرفت نہیں کرتا۔ بعض آمین بالجہر کہتے ہیں بعض نہیں کہتے بعض رفع یدین کرتے ہیں۔ اکثر نہیں کرتے۔ بعض بسم اللہ بالجہر پڑھتے ہیں اکثر نہیں پڑھتے اور حضرت صاحب فرماتے تھے کہ دراصل یہ تمام طریق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں مگر جس طریق پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کثرت کے ساتھ عمل کیا وہ وہی طریق ہے جس پر خود حضرت صاحب کا عمل تھا۔

(سیرت المہدی جلد اول ص 162)

حضرت مولوی شیر علی صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود بڑی سختی کے ساتھ اس بات پر زور دیتے تھے کہ مقتدی کو امام کے پیچھے بھی سورۃ فاتحہ پڑھنی ضروری ہے۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی فرماتے تھے کہ باوجود سورۃ فاتحہ کو ضروری سمجھنے کے میں یہ نہیں کہتا کہ جو شخص سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی کیونکہ بہت سے بزرگ اور اولیاء اللہ ایسے گزرے ہیں جو سورۃ فاتحہ کی تلاوت ضروری نہیں سمجھتے تھے اور میں ان کی نمازوں کو ضائع شدہ نہیں کہتا۔ (سیرت المہدی جلد 2 ص 48)

عشرہ وصولی چندہ تحریک جدید

(مورخہ 27 ستمبر تا 6 اکتوبر 2013ء)

تحریک جدید کے نئے سال کے اعلان پر خطبہ جمعہ فرمودہ 4 نومبر 2011ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا کہ:

''فی زمانہ (دعوت دین حق) کیلئے لٹریچر، کتب کی اشاعت بڑی ضروری ہے۔ (مربیان) کا انتظام ہے، (بیوت الذکر) اور مشن ہاؤسز کی تعمیر ہے اور دوسرے ذرائع جو آجکل کے تیز زمانے میں میڈیا میں ایجاد ہوئے ہیں، ان سب کے لئے مالی قربانیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔''

مستقبل میں جماعت احمدیہ کے کاموں میں پیدا ہونے والی وسعت کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ:-

''اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ مبارک کرے اور آئندہ بھی پہلے سے بڑھ کر قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے۔ ان سب کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت ڈالے۔''

حضور انور کے اس قیمتی ارشاد کی روشنی میں لازم ہے کہ سال نو کی قربانیوں میں غیر معمولی اضافہ رونما ہو اور سال 79 کے لئے حسب ارشاد حضور انور پہلے سے زیادہ قربانیاں پیش کی جائیں۔ لہٰذا جماعتوں سے درخواست ہے کہ مورخہ 27 ستمبر تا 6 اکتوبر 2013ء ''عشرہ وصولی چندہ تحریک جدید'' بھرپور طریقے سے مناتے ہوئے سو فیصد وصولی کا اہتمام کریں۔ اس سلسلہ میں ذیلی تنظیموں سے بھی بھرپور تعاون حاصل کیا جائے اور عشرہ بھر کی مساعی رپورٹ وکالت المال اول تحریک جدید ربوہ کو بھجوانے کا اہتمام کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو اور حسنات دارین سے نوازے۔ آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

رپورٹ۔مکرم مبارک صدیقی صاحب

ٹی آئی کالج اولڈسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ کے زیراہتمام مشاعرہ

بعنوان برکات خلافت

ٹی آئی کالج اولڈسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ کی مجلس علم وعمل کے زیراہتمام عیدالفطر کے اگلے روز یعنی مورخہ 11/اگست 2013ء بروز اتوار محمود ہال بیت فضل لندن میں برکات خلافت کے موضوع پر ایک مشاعرے کا اہتمام کیا گیا۔اس سلسلے میں محمود ہال کے مرکزی سٹیج کو اور پورے ہال کو بہت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔اس مشاعرے کے دو ادوار تھے۔

سٹیج سیکرٹری کے فرائض خاکسار مبارک صدیقی نے ادا کئے۔ پہلے دور میں صدر مجلس محترم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت فضل لندن وصدر ٹی آئی کالج اولڈسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ تھے۔تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔اس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود کا منظوم کلام پیش کیا گیا۔نظم کے بعد صدر مجلس نے یہ شعر پڑھتے ہوئے:

جس کے ناموں کی نہیں ہے انتہاء
ابتداء ہوتی ہے اُس کے نام سے

حاضرین محفل کو خوش آمدید کہا امام صاحب کے مختصر خطاب کے بعد مشاعرے کا آغاز ہوا اور سب سے پہلے خاکسار نے اپنی نظم پیش کی۔

سکون ہے قرار ہے دعاؤں کا حصار ہے
ہمیں بھی اُس سے پیار ہے اُسے بھی ہم سے پیار ہے
اُسی کے دم سے رونقیں اُسی سے یہ بہار ہے
امامِ وقت کے لئے یہ جان بھی نثار ہے

اس کے بعد دعوت کلام دی گئی مکرم عبد القدیر کوکب صاحب کو۔

مرے آقا روحانی بادشاہ ہیں
میرے دکھ درد سے وہ آشنا ہیں
میں اُن کو دیکھ کے جیتا ہوں کوکب
وہ میری جان ہیں جانِ وفا ہیں

پھر مکرم رانا عبدالرزاق خان صاحب نے اپنا کلام پیش کیا۔

کفِ پائے خلافت سے ہوئے روشن جہاں کتنے
ذرا سی ایک جنبش سے ہوئے دریا رواں کتنے
رواں ہے کاروانِ احمدیت جانبِ منزل
ابھی فکر و نظر کے درمیاں ہیں قادیاں کتنے

اس کے بعد آئے مکرم مقصودالحق صاحب۔

وصل کا سبز پھر شجر کردے
دَورِ فرقت کو مختصر کر دے
سرِ مژگان ڈھلکتے اشکوں کا
نخلِ فریاد باثمر کر دے

ساری دنیا ہے یوں تو گھر اُن کا
پھر سے ربوہ کو اُن کا گھر کردے

محمد افضل ترکی صاحب کالج کے اولین طلباء میں سے ایک ہیں اور جب ربوہ بنا تو ربوہ میں بیعت کرنے والے آپ پہلے نوجوان تھے۔آپ نے ربوہ کی حسین یادوں پرمبنی اپنی ایک نظم پیش کی۔

فضائے دہر ربوہ میں مسرّت ہی مسرّت تھی
وہاں جو بن پے چڑھتی تھی مستی یاد آتی ہے
عجیب انسان بستے تھے وہاں درویش صُورت کے
مجھے فرقت میں اُن کی اونچی ہستی یاد آتی ہے
مجھے لندن میں تُرکی اور تو کچھ بھی نہیں آتی
جو آتی ہے تو بس ربوہ کی بستی یاد آتی ہے

نورالجمیل نجمی صاحب کے اشعار

گھر سے بے گھر ہوئے
در سے بے در ہوئے
ہم جلائے گئے ہم مٹائے گئے
ایک دست کرم ایک دست دعا
جس کے ہاتھوں سے ہم پھر بنائے گئے
زندگی تنگ تھی جھوٹ سے جنگ تھی
سانس ہر اک ہماری لہو رنگ تھی
سیدی شکریہ ، شکریہ سیدی
تیرے پیچھے قدم ہم بڑھائے گئے

پھر صدر مجلس نے برکات خلافت سے متعلق اپنا کلام سنا کے حاضرین محفل سے داد پائی۔

یہ کیا کم ہے کہ ہم نے شاہد ومشہود کو پایا
مسیح و مہدی آخر زماں کی ذات پہچانی
خدا نے فضل سے اپنے خلافت ہم کو بخشی ہے
کہ جس کو ڈھونڈتی پھرتی ہے ہرسُو نوعِ انسانی
مبارک دور خامس بھی خلافت کا ملا ہم کو
کہ جس میں پائی ہے ہم نے خلافت کی صدی ثانی

خدا کی ذات میں زندہ گواہی
اسی کے فیض سے ہم کو ملی ہے
مخالف جو بھی کرنا چاہے ، کرلے
ہزیمت اس کی قسمت میں لکھی ہے
سدا دیتا رہے گا پھل یہ پودا
کہ اس کا سلسلہ اب دائمی ہے

اس کے بعد مشاعرے کا دوسرا دور شروع ہونا تھا۔ ہال میں گنجائش کے مطابق حاضرین مجلس کی تعداد کو محدود رکھنے کے لئے اور عید کے دوسرے روز ایسوسی ایشن کے ممبران کو عید کی خوشی اور خوشگوار سرپرائز دینے کیلئے انتظامیہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد کی خبر اپنے تک ہی رکھی تھی۔

عید کے اگلے دن اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اتنے قریب سے دیدار ہو جائے تو اس سے بڑھ کے اور کیا عید ہوسکتی ہے۔ حضور انور کی آمد میں چند لمحات رہ گئے تھے سو وقت کی مناسبت سے خاکسار نے اپنی ایک غزل کے تین اشعار پیش کئے۔

خوشبو میں نہائے ہوئے خوابوں کی طرح ہے
وہ شخص تر و تازہ گلابوں کی طرح ہے
پوچھے جو کوئی اہل سخن اُس کا تعارف
کہنا وہ صحیفوں میں نصابوں کی طرح ہے
اب چونکہ چنانچہ کی ضرورت نہیں باقی
وہ سارے سوالوں کے جوابوں کی طرح ہے

اور پھر اگلے ہی لمحے ہمارے جان و دل سے محبوب امام حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفس نفیس مجلس میں ہمارے درمیان رونق افروز تھے۔تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کالج کے سابق طلبہ میں شامل ہیں۔

حضور انور کی اجازت سے مشاعرے کے دوسرے دور کا آغاز ہوا۔ خاکسار نے اپنی ایک غزل پیش کی۔

چنداشعار ملاحظہ ہوں

دل کسی کے پیار میں سرشار تھا ایسا کہ بس
اور پھر وہ بھی گل وگلزار تھا ایسا کہ بس
ایک تو اُس قافلے میں لوگ تھے مہتاب سے
دوسرے وہ قافلہ سالار تھا ایسا کہ بس
آئینے رکھے ہوں جیسے چاندنی کے شہر میں
نوروں نہلایا وہ حُسن یار تھا ایسا کہ بس
میں نے اُس کے پاؤں میں دیوان اپنا رکھ دیا
وہ سراپائے سخن شہکار تھا ایسا کہ بس

اس کے بعد مکرم مقصودالحق صاحب نے اپنی ایک آزاد نظم پیش کی۔

اے مرے دوستو!
ہاتھ رکھ کے ذرا اپنے دل پہ کہو!
آج کے عہد میں
سِیم وزر کی ہوَس میں بھٹکتے ہوئے شہرِ بے درد میں
کیا خلافت سے بڑھ کے ہے نعمت کوئی؟
اِس سے بڑھ کے ہے دنیا میں دَولت کوئی؟
ہے نہیں کوئی ہرگز خدا کی قسم!
یہ فضلِ خدا ہے بڑا محترم!
اُس نے رحمت کی چادر ہے ہم پہ تنی
اِس کا سایہ خُنک ،اِس کی چھایا گھنی

ان کے بعد مکرم محمد افضل ترکی صاحب اور پھر مکرم نورالجمیل نجمی صاحب کو اپنا کلام پیش کرنے کی سعادت ملی۔

جب اُن آنکھوں میں گھومتا ہو گا
اشک لذت سے جھومتا ہو گا
اُس حسیں کی بلائیں لینے کو
آئینہ عکس چومتا ہو گا

مشاعرے کے آخری شاعر صدر ایسوسی ایشن نے اپنی دو نظمیں پیش کر کے حاضرین محفل سے داد پائی۔

خوف کیا،جب ساتھ ہے اس کے خدا
ڈھال کے پیچھے رہو،بڑھتے چلو
مثلِ مقناطیس ہے اس کا وجود
دوڑ کر اس کی طرف آتے چلو
ہر گھڑی دیتا ہے جو تم کو دعا
رات دن تم بھی دعا دیتے چلو

جماعت برطانیہ کی جوبلی کی مناسبت سے بھی آپ نے ایک نظم پیش کی۔

جس کے چند اشعار کچھ ایسے ہیں۔

آج سے سو سال پہلے بیج جو بویا گیا
رفتہ رفتہ اک شجر بن کر وہ ہرسُو چھا گیا
بن گئی ہے مرکزِ رشد و ہدایت یہ جگہ
نور کا چشمہ رواں ہے روزو شب صبح و مسا
حضرتِ مسرور کی آواز عالَم کی زباں
گونجتی ہے شش جہت میں اب نوائے قادیاں
آئے گی اک روز مہدی کے حدیقہ میں بہار
ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اُتار

مشاعرے کے اختتام پر حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی۔ دعا کے بعد شعرائے کرام اور ایسوسی ایشن کی مجلس عاملہ کے ارکان نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کا اعزاز حاصل کیا۔تقریب کے اختتام پر کھانا پیش کیا گیا۔

بسلسلہ اردو زبان

لفظ کفش کی کہانی

فارسی زبان میں ’’جوتے‘‘ کے لئے لفظ ’’کفش‘‘ استعمال کیا جاتا ہے‘اگرچہ فارسی میں جوتے کے لئے ایک اور لفظ ’’پاپوش‘‘ بھی رائج ہے جو بڑا واضح ہے یعنی ایسی شے جو ’’پا‘‘ یعنی پاؤں کو پوشیدہ کردے۔

اس لفظ سے کچھ اور تراکیب بھی وجود میں آگئیں مثلاً ’’کفش بردر‘‘ یعنی وہ خادم جو اپنے مالک کے جوتوں کی نگرانی کرے اور اسے ہاتھوں میں اٹھائے پھرے‘اس سے انتہائی اطاعت اور فرماں برداری کی جاتی ہے اور ادنیٰ مرتبہ بھی ظاہر ہوتا ہے۔’’کفش دوز‘‘ سے مراد ہے موچی ،جو جوتے سیتا ہے۔’’دوز‘‘ سے مراد ہے : سینے والا چھیدنے والا ۔کفش سے ایک ترکیب ’’کفش کاری‘‘ بھی بنی یعنی جوتے مارنا، سزا دینا۔

پبلشرو پرنٹر : طاہرمہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاءالاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

تبرکات

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق عمل۔ تربیت اولاد کے متعلق

حضرت سید میر محمد اسحاق صاحب

اولاد کی محبت کا جذبہ

انسانی فطرت میں جہاں بہت سے جذبات قدرت کی طرف سے ودیعت کئے گئے ہیں وہاں اولاد کی محبت کا جذبہ تقریباً تمام جذبات سے زیادہ نمایاں اور زیادہ شدت سے اس میں مرکوز کیا گیا ہے۔ انسان اپنے بچوں کی خاطر دن کی دھوپ، رات کی بے خوابی، جسم کی مشقت، روح کی تکلیف سب کچھ برداشت کرلیتا ہے مگر یہ برداشت نہیں کرسکتا کہ ان پر ذرا آنچ آئے۔

اگر اولاد کی محبت کا جذبہ نہ ہوتا

باپ کی شفقت اور ماں کی مامتا دنیا میں ضرب المثل ہیں۔ اس جذبہ کو قدرت نے کیوں پیدا کیا؟ اور اگر پیدا کیا تو اسے باقی تمام جذبات پر کیوں فوقیت دی۔ یہ سوال ہیں جو ہمارے دل میں پیدا ہوتے ہیں۔ اور اگر غور کریں تو یوں حل بھی کئے جاسکتے ہیں کہ اگر اولاد کی محبت کا جذبہ ماں باپ کے دل میں قدرت کی طرف سے پیدا نہ کیا جاتا تو باغ عالم میں انسانی وجود کا پودا بالکل مفقود ہو جاتا اور اس دنیا میں اور تو سب کچھ ہوتا مگر انسان ہاں اشرف المخلوقات انسان سے یہ دنیا خالی ہوتی۔ اور یہ زمین محض مٹی کا ایک خاموش تودہ ہوتی۔ دریا ہوتے مگر دریاؤں سے کام لینے والا کوئی نہ ہوتا۔ سمندر ہوتے مگر سمندروں کو چیرنے والا کوئی نہ ہوتا دنیا کا مکان تو ہوتا مگر رنج کو راحت سے، افسردگی کو خوشی سے، سکون کو حرکت سے بدلنے والا یہ عظیم الشان اشرف الموجودات مکین نہ ہوتا اور گو یہ زمین فرشتوں سے بھی بھر جاتی مگر خدائی صفات ستار و غفار و قہار کا کوئی مظہر نہ ہوتا۔ سچ ہے کہ کنت کنزاً مخفیاً فاحببت ان اعرف فخلقت ادم۔

ماں کی مامتا کا تقاضا

اس عالم سے انسان کیوں مفقود ہوتا اس لئے کہ اگر والدین میں محبت کا بے نظیر جذبہ نہ ہوتا تو کبھی ماں نو مہینہ تک حمل میں بچہ کو لئے نہ پھرتی وہ دو دن میں گھبرا جاتی، تھک جاتی، اکتا جاتی اور کوشش کرتی کہ یہ غیر محبوب بوجھ اور ناپسندیدہ گٹھڑی مجھ سے ہٹالی جائے لیکن برعکس اس کے چونکہ خداتعالیٰ ہونے والے بچہ کی محبت استقرار حمل کے وقت ہی اس کے دل میں ڈال دیتا ہے اس لئے گو ماں کی غذا چھٹ جاتی ہے۔ تمام عادات میں ایک تکلیف دہ تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کے لئے چلنا پھرنا اٹھنا، بیٹھنا سب کچھ دوبھر ہو جاتا ہے اور ہونے والے دردزہ کے خیال سے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ مگر وہ ہر ممکن طریق سے حمل کی حفاظت کرتی ہے بجائے رنج کے خوشی کا اظہار کرتی ہے اور ہونے والے بچہ کے تصور کی خوشی سے مطمئن ہو کر راتوں کو بیٹھ بیٹھ کر اس کے کپڑے سیتی ہے کبھی لڑکی تصور کر کے اوڑھنی بناتی ہے اور کبھی لڑکا خیال کر کے کوٹ قطع کرتی ہے۔ غرض حمل کے نو مہینے امید کی خوشی، تمنا کے جوش اور توقع کی جھلک کے سہارے گزار دیتی ہے اور جب وہ خطرناک وقت آتا ہے جب اپنے وقت میں ساری دنیا کی عورتوں سے افضل سب سے پاکیزہ اور سب سے مقدس عورت بھی درد کے مارے یالیتنی مت قبل هذا (۔) کہہ اٹھتی تھی۔ اس وقت یہ اپنی جان سے بیزار ہوتے ہوئے بھی آنے والے بچہ کی جان کی سلامتی کی دل سے متمنی ہوتی ہے اور جب اسے معلوم ہوتا ہے کہ آنے والا مہمان خیر و عافیت سے آگیا ہے تو اپنی ساری تکلیفوں کو یکدم فراموش کر دیتی ہے اور سچ مچ اس کی فطرت اسے آواز دیتی ہے الاتحزنی قدجعل ربك (۔) اور جب وہ بچہ اس کے آگے یہ کہہ کر ڈالا جاتا ہے کہ لے یہ تیرا نور چشم ہے تو اس کی چھاتیوں سے دودھ کی دھاریں بہہ پڑتی ہیں اور قدرت کا یہ حکم سن کر کہ فکلی واشربی (۔) اسے سینہ سے چمٹا لیتی ہے وہ اس کی خوبیوں کی وجہ سے اس کی فریفتہ نہیں ہوتی۔ اس کا حسن و جمال اس کے لئے باعث کشش نہیں ہوتا نہ وہ یہ خیال کرتی ہے کہ یہ بڑا ہو کر اس کے لئے آرام و آسائش کا موجب ہوگا۔ بلکہ وہ محض قدرتی جذبہ اور فطرتی خاصہ کی وجہ سے اس پر جان دیتی ہے۔ لیکن اگر سب سے بڑا رحیم و کریم خدا اس کے دل میں بچے کی محبت کا جذبہ ودیعت نہ کرتا اور اس کے دل میں اپنی رحمت کا پرتو نہ ڈالتا تو وہ بجائے سینہ سے چمٹانے کے اسے پرے پھینک دیتی وہ کس طرح ایک مضغہ بے عقل و ہوش ہر وقت رونے والے ہر وقت پیشاب و پاخانہ سے بھرے ہوئے گوشت کے ایک ٹکڑے کو اپنے سینہ سے چمٹا سکتی تھی لیکن وہ اسے پھینکتی نہیں بلکہ اسے سینہ سے چمٹائے چمٹائے پھرتی ہے۔ وہ خود جاگتی ہے مگر اسے سلاتی ہے۔ آپ بھوکی رہتی ہے مگر اسے کھلاتی ہے۔ آپ پیاس برداشت کرتی ہے مگر اسے پیاسا نہیں دیکھ سکتی۔ وہ اس کے لئے پانی کی تلاش میں صفا سے مروۃ تک سات سات پھیرے کر لیتی ہے اور تھکتی نہیں۔ پھر ایک دن نہیں دو دن نہیں بلکہ پورے دو برس وہ اسے اپنا خون پلا پلا کر پرورش کرتی ہے اور اتنی تکلیف اٹھاتی ہے کہ مالک الملک کے دربار سے اسے یہ سرٹیفکیٹ عطا ہوتا ہے۔ حملته امه كرها (۔)

یہیں تک نہیں بلکہ بچوں کے جوان ہونے تک وہ دن رات ان کی خدمت کے لئے کمربستہ رہتی ہے پھر نہ صلہ کے لئے نہ ستائش کی خاطر، نہ کسی خدمت کی تمنا میں بلکہ محض فطری محبت کی وجہ سے۔

شفقت پدری

یہ تو ماں کی مامتا تھی۔ اب شفقت پدری کا حال سنو۔ وہ دیس سے پردیس جاتا ہے۔ اپنا لہو پسینہ ایک کرتا ہے۔ ریل کے قلیوں کی طرح دن رات کام کرتا ہے کیوں؟ صرف بچوں کا پیٹ پالنے کے لئے، ان کی تربیت کے لئے ان کی تعلیم کے لئے، ان کی شادی بیاہ کے لئے وہ اپنی آسائش پر ان کی آسائش مقدم کرتا ہے اور ان کے آرام کے لئے اپنا آرام قربان کر دیتا ہے۔ صرف آرام ہی نہیں بلکہ وہ بابر کی طرح اپنے ہمایوں پر اپنی جان بھی قربان کر دیتا ہے۔ کیوں؟ کیا کسی دنیوی منفعت کے لئے؟ یا کسی ذاتی لالچ یا حرص کے خیال سے، نہیں بلکہ محض فطری جذبہ اور قدرتی خاصہ سے۔ سچ ہے۔ فطرة اللّٰه (۔)

بچوں کی محبت کا جذبہ پیدا کرنے کی غرض

پس دنیا کو چلانے کے لئے اور اس دنیا میں خدا کی ایک مکلّف ذی العقل، مختار مخلوق کو آباد کرنے کے لئے ان کی پیدائش، پرورش، تربیت اور تعلیم کو قائم کرنے کے لئے نہایت ضروری تھا کہ ماں باپ کے دل میں بچوں کی محبت کا جذبہ پیدا کیا جاتا اور پیدا بھی اس طرح کیا جاتا کہ وہ سب جذبوں سے فوقیت رکھتا۔ غرض یہ جذبہ نہایت مفید نہایت ضروری اور نہایت بابرکت جذبہ ہے کہ اس کی برکت سے آج دنیا آباد ہے۔

غلط استعمال

لیکن جس طرح ہر جذبہ جو خداتعالیٰ نے انسان کی فطرت میں ودیعت کیا ہے۔ لوگوں کے غلط اور ناجائز استعمال سے بعض دفعہ برے نتائج پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح یہ جذبہ بھی آجکل بہت سے برے نتیجے ہمارے سامنے پیدا کر رہا ہے۔ جاہل مائیں، ناعاقبت اندیش باپ، اولاد کی زندگی تباہ کر دیتے ہیں بے جا لاڈ اور غلط پیار سے بچے بگڑ جاتے ہیں۔ ان کے اخلاق تباہ ہو جاتے ہیں وہ جاہل رہ جاتے ہیں۔ ساری عمر آوارہ گردی میں بسر کرتے ہیں اور دنیا کے لئے بجائے مفید ہونے کے ایسے نقصان دہ اور خطرناک ثابت ہوتے ہیں کہ خواجہ خضر بھی ڈر جاتے ہیں اور کہتے ہیں فخشینا (۔) پھر سوائے سر کاٹنے کے اور کوئی علاج کارگر نہیں ہوتا۔

عقل مند انسان کا کام

ایک عقلمند انسان نہ تو اس جذبے سے خالی ہو کر بے رحم بننا چاہتا ہے نہ اس میں غلو کر کے اپنی اولاد کو تباہ کرنا چاہتا ہے بلکہ وہ چاہتا ہے کہ مجھے کوئی کامل نمونہ ملے۔ تاکہ میں اس کی پیروی کر کے اس جذبے کو صحیح استعمال کرسکوں۔

کامل نمونہ

پس خدا جو کہ سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔ اس نے انسان کی اس فطری خواہش کو ضائع نہیں جانے دیا۔ بلکہ اس نے ہر زمانہ میں اپنے نبی بھیج کر ان کو دنیا کے لئے فطری جذبات کے استعمال میں نمونہ بنایا۔ اور ہم چونکہ اس آخری زمانہ میں ہیں اور ایسے وقت میں ہیں کہ سب نبیوں کی قومیں ایک سٹیج پر جمع ہیں۔ اس لئے ہمارے لئے وہ انسان نمونہ بنایا گیا ہے۔ جو سب کا خاتم یعنی سب نبیوں کا جامع ہے۔ اسی لئے قرآن مجید نے اسوۂ حسنہ فرمایا۔ پس آؤ ہم سب اس کی زندگی میں اولاد کی محبت کے جذبے کو کام کرتے ہوئے دیکھیں اور اس پر عمل کر کے اپنی اور اپنی اولاد کی زندگی کو دنیا کے لئے بابرکت بنائیں۔

رسول کریمؐ کا طریق عمل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کی اولاد عطا کی۔ لڑکے بھی اور لڑکیاں بھی اور جو کچھ تربیت اور

سلوک آپؐ نے اپنی اولاد سے کیا۔ وہ کتب احادیث میں موجود ہے۔ اس میں سے مختصراً بطور اشارہ چند امور ذیل میں بیان کرتا ہوں۔

ابتدا سے بچہ کی تربیت

سب سے بڑی وجہ بچوں کے خراب ہونے کی یہ ہوتی ہے کہ ماں باپ بوجہ قدرتی محبت اور فطری پیار کے جب تک بچہ نادانی کے عالم اور بے سمجھی کے زمانہ میں ہوتا ہے اس کی تربیت اور اخلاق کی درستی کی طرف توجہ نہیں کرتے اور نادانی کی حالت اور بے سمجھی کا زمانہ کہہ کر اسے معذور قرار دیتے ہیں۔ لیکن جب بدعادات راسخ ہو جاتی ہیں اور برائیوں کی جڑھ مضبوطی سے بچے کے دل میں جگہ پکڑ لیتی ہے اور بچہ نادانی سے نکل کر سمجھ کے میدان میں قدم رکھتا ہے۔ اس وقت والدین ان عادات کو دور کرنا چاہتے ہیں حالانکہ اس وقت ان عادتوں کا دور کرنا ماں باپ کے اختیار کی بات نہیں رہتا۔ کیونکہ جب بچہ سمجھدار ہو جائے تو وہ اپنی سمجھ سے کام لے کر ہی چھوڑنا چاہے تو چھوڑ سکتا ہے۔ اس وقت ماں باپ کے فعل کا کوئی دخل نہیں رہتا۔

آنحضرت ﷺ نے ابتداء سے بچہ کی تربیت کی اور نہ صرف خود کی بلکہ اپنی امت کو سکھایا کہ یوں تربیت کریں۔ آپ جب اپنی بیوی کے پاس جاتے تو فرماتے (۔) یعنی الٰہی اگر اس فعل مباشرت سے تیرے علم میں ہمیں کوئی بچہ عطا ہونے والا ہے۔ تو ہمیں اس وقت گندے شہوانی جذبات سے بچا۔ اور تمام برائیوں کے خیالات سے ہمارے دل و دماغ کو محفوظ فرما تا کہ ہمارے اس وقت کے برے خیال کا اثر ہونے والے بچہ کے دل و دماغ پر نہ پڑے۔ دیکھو رسول کریم ﷺ نے بچہ کی تربیت اس وقت سے شروع کی۔ جب کہ بچہ ابھی باپ کے صلب سے ماں کے رحم میں بھی نہیں گیا ہوتا۔ کیونکہ علم النفس کے ماہرین کی متفقہ شہادت سے یہ امر ثابت ہے کہ بچہ کے اخلاق پر ماں باپ کے خیالات اور جذبات کا بہت اثر ہوتا ہے۔ اگر مباشرت کے وقت اور ایام حمل میں ماں باپ میں برے جذبات جوش زن ہوں گے تو لامحالہ بچے کے خیالات بھی برے ہوں گے۔ اور اگر ان ایام میں ماں باپ کے خیالات میں تسکین اور صفائی ہوگی تو لازماً بچے کا دماغ تمام کدورتوں اور ناجائز جوشوں سے خالی ہوگا۔

بچہ کے پیدا ہونے پر

پھر جب بچہ پیدا ہوتا تو رسول کریم ﷺ اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں میں تکبیر کہتے یہ محض ایک رسم نہیں بلکہ باوجود اذان اور تکبیر کے الفاظ کے نہ سمجھنے کے بچہ لازماً ان کلمات طیبہ کی پاکیزگی سے متاثر ہوگا۔ اور اس کے دماغ پر ان کلمات کے پاکیزہ مفہوم کا پاک اثر ساری عمر کے لئے قائم رہے گا۔

گھٹی دیتے وقت کی دعا

پیدائش کے بعد رسول کریم ﷺ پہلی خوراک یعنی گھٹی دیتے وقت برکت کی دعا کرتے اور یہ نہایت ضروری اور بابرکت فعل ہے۔ کیونکہ خدا کے ہاں اس بزرگ و برتر خدا کی مدد کے بغیر کوئی تربیت اور کوئی اصلاح قائم نہیں ہو سکتی۔

بچہ کا عقیقہ

پھر ساتویں دن آپ عقیقہ کرتے اور بچے کی طرف سے قربانی دیتے۔ اس کے سر کے بالوں کو تول کر ان کے ہم وزن چاندی صدقہ کر دیتے۔ اس سے یہ ظاہر کرتے کہ پیدا ہونے والے بچہ کے اخلاق کی تربیت لازمی ہے۔ محض اسے کھلانا پلانا اور آرام سے رکھنا ہی ضروری نہیں کیونکہ کھا پی کر تو یہ محض حیوان ہوگا اور اگر حیوان بنانا ہی مقصود ہوتا تو حیوان تو وہ جانور بھی تھا جو اس کے لئے قربان کر دیا گیا۔ پس جانور کی قربانی دے کر یہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ ہم نے اس بچے کو بااخلاق اور باخدا بنانا ہے محض کھلا پلا کر موٹا کر کے دنبہ نہیں بنانا۔ اگر دنبہ بنانا مقصود ہوتا تو ایک پلے پلائے دنبہ کو اس ہفت روزہ بچہ کے لئے کیوں ذبح کرایا جاتا۔ اس کی بجائے بچہ ہی کو ذبح کر کے دنبہ کو کیوں نہ گھر میں باندھ لیا جاتا۔ پھر بالوں کے ہم وزن چاندی تول کر کیوں صدقہ کی جاتی ہے؟ یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ اس بچے کی تعلیم و تربیت میں یہ مدنظر نہیں رکھا جائے گا کہ یہ بڑا ہو کر محض دنیا کمائے اور اس کی زندگی کا مقصود اس کے علم کا مبلغ اور اس کی تمام محنتوں کا مرکز مال ہو کیونکہ مال یعنی چاندی سونا تو ایسی حقیر چیزیں ہیں کہ اس کے بالوں، ہاں کاٹ کر پھینک دیئے جانے والے بالوں کے برابر بھی نہیں۔ پھر یہ خود کس طرح محض سونے اور چاندی کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اس کی پیدائش کی غرض تو خدا کا حصول اور اس کی تربیت کا مقصود دین اور روحانیت کا حاصل کرنا ہے۔

ختنہ

پھر رسول کریم ﷺ اسی روز لڑکوں کا ختنہ کرتے تا یہ ظاہر کریں کہ جس طرح بچے کی باطنی پاکیزگی اور طہارت کا خیال رکھنا ماں باپ کا فرض ہے اسی طرح اس کے جسم کی درستی اور صحت کا خیال رکھنا بھی ان پر واجب ہے۔

ایام رضاعت میں صفائی کا خیال

پھر ایام رضاعت میں بعض لوگ بچوں کی ظاہری صفائی کا خیال نہیں کرتے۔ نہ ان کے باقاعدہ نہلانے کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ حالانکہ ظاہر کا اثر باطن پر اور جسم کا اثر روح پر پڑتا ہے۔ علاوہ اس کے ساری عمر کے لئے ایسے بچے صفائی اور نہانے کے پابند نہیں رہتے۔ بلکہ بعض بچوں کو مٹی میں کھیل کھیل کر مٹی کھانے کی نہایت خطرناک اور مضر صحت عادت پڑ جاتی ہے۔ لیکن رسول کریم ﷺ ایام رضاعت میں اپنے بچوں کی صفائی کا نہایت اہتمام سے خیال فرماتے۔ بخاری میں آتا ہے آپ اپنے صاحبزادہ ابراہیم کو دیکھنے کے لئے اس کی دایہ کے گھر تشریف لے جاتے اور بچے کو منگا کر پیار کرتے اور اسے سونگھتے۔ اس سونگھنے سے قیاس کیا جا سکتا ہے کہ رسول کریم ﷺ کو صفائی کا کس قدر خیال تھا۔ ہو سکتا ہے کہ بچہ دیکھنے میں صاف ستھرا معلوم ہو مگر سونگھنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ اسے پوری طرح صفائی سے نہلایا گیا ہے یا نہیں اس لئے آپ صرف دیکھنے پر اکتفا نہ کرتے بلکہ اچھی طرح سونگھ کر معلوم کرتے کہ بچہ کو صاف ستھرا رکھا جاتا ہے یا نہیں۔

بچہ کی بہتری کے لئے ماں سے علیحدگی

اسی طرح اگر بچے کی بھلائی اور اس کی روحانی یا جسمانی تربیت کے لئے بچے کو اس کی والدہ سے الگ کئے جانے کی ضرورت پڑے تو بہت سی مائیں بچے کی اخلاقی تباہی برداشت کر لیں گی مگر اپنے سے جدا نہ کریں گی حالانکہ یہ محض حماقت اور جہالت کا اظہار ہے۔ رسول کریم ﷺ نے اپنے بچہ ابراہیم کو ایک لوہار کے سپرد کیا کہ اس کی بیوی اس کو دودھ پلایا کرے۔ اور بچہ کی صحت کی خاطر اسے گھر سے باہر بھیج دیا حالانکہ اس وقت آپؐ کے صاحبزادہ کی عمر صرف دو ماہ کی تھی۔ اس میں ہمارے لئے یہ سبق ہے کہ بچہ کے وجود سے یہ غرض نہیں کہ وہ ہمارا کھلونا بنے اور صرف ہمارا دل بہلانے کے لئے اور چومنے چاٹنے کے لئے ہمارے پاس موجود رہے بلکہ وہ خداتعالیٰ کی ہمارے پاس ایک امانت ہے۔ ہمیں اس سے وہی سلوک کرنا چاہئے جو اس کی جسمانی اور روحانی تربیت کے لئے ضروری اور مفید ہو۔ آج یورپ کی مادی ترقی کا راز اسی میں مضمر ہے۔ یورپین عورتیں ہندوستان میں اپنے خاوندوں کے ساتھ رہتی ہوئی اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کو تعلیم کے لئے یورپ بھیج دیتی ہیں یا آپ یورپ میں رہتی ہیں ملازمت کے لئے اپنے نوجوان بچوں کو ہندوستان بھیج دیتی ہیں۔ مگر عام طور پر ہندوستانی مائیں ایک لحہ کے لئے بچوں کو اپنی آنکھ سے اوجھل نہیں ہونے دیتیں۔

رضاعت کے بعد بچے کی حالت

پھر جب بچہ ایام رضاعت ختم کرتا ہے تو وہ کھانے پینے کے معاملہ میں کسی قانون کی پابندی اور کسی آئین کی حد کے اندر نہیں رہنا چاہتا۔ وہ جب چاہتا ہے کھاتا ہے اور جہاں سے ملے کھا لیتا ہے۔ اسے اپنے پرائے حلال و حرام مفید اور غیر مفید کی کوئی پروا نہیں ہوتی اور والدین محبت سے مغلوب ہو کر کم عمری کو بہانہ اور نہ سمجھی کو عذر بنا کر اس کی تمام حرکات سے درگزر کرتے ہیں وہ بجائے دائیں سے بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے دسترخوان پر اس کا ہاتھ سب برتنوں میں پڑتا ہے۔ وہ بدتمیزیاں کرتا ہے۔ مگر بجائے اصلاح کے والدین ان حرکات سے خوش ہوتے ہیں۔ حالانکہ وہ نہیں جانتے کہ آج اگر اصلاح نہ کی گئی تو آئندہ بھی اصلاح کی توقع نہیں کی جا سکتی۔ عادت کیا ہے ایک پودا ہے اگر آج نہ اکھیڑو گے تو پھر جڑھ پکڑ کر بغیر کلہاڑے کے نہ اکھڑے گا لیکن رسول اللہ ﷺ نے اپنے بچوں کی تربیت میں ان تمام امور کا خیال رکھا۔

ایک دفعہ حضرت امام حسنؓ نے کھیلتے کھیلتے زکوٰۃ کی کھجوروں کے ڈھیر سے ایک کھجور اپنے منہ میں ڈال لی۔ آپ نے فوراً ان کے منہ سے نکال کر پھینک دی۔ اور کہا کہ کخ کخ یعنی چھی چھی پھر ایسا نہ کرنا۔ کیا تو نہیں جانتا کہ صدقہ ہمارے خاندان کے لئے جائز نہیں۔ اگرچہ اس وقت امام حسنؓ کی عمر 3-4 سال کی تھی۔ لیکن آپؐ نے درگزر نہیں کیا بلکہ فوراً روک دیا اور نہ صرف روکا بلکہ تعلیم دے کر اور سمجھا کر روکا۔

اسی طرح آپؐ کا ربیب ابن ابی سلمہ آپؐ کی گود میں بیٹھ کر آپؐ کے ساتھ کھانا کھانے لگا۔ اور اس کے ہاتھ برتن کے چاروں طرف پڑنے لگے۔ تو آپؐ نے فرمایا بچے بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کرو اور دائیں ہاتھ سے کھانا کھاؤ اور برتن میں صرف اپنے آگے سے کھانا لو۔ سارے برتن میں ہاتھ نہ ڈالو۔

جب بچہ باتیں کرنا سیکھتا ہے

اسی طرح بہت سے ماں باپ یہ نہیں دیکھتے کہ ان کے بچے کے منہ سے کیا کلمات نکلتے ہیں۔ وہ صرف یہ چاہتے ہیں کہ ان کا بچہ جلدی بولنا سیکھے خواہ وہ گالیاں ہی سیکھے۔ چنانچہ ہر طبقہ کے بہت سے والدین اپنے بچہ کو توتلی زبان میں دوسروں کو گالیاں دیتے سن کر بھی خوش ہوتے ہیں بلکہ تحریک کرتے ہیں کہ وہ یہ فعل کریں تا کہ مجلس میں ہنسی اور خوشی کی ایک لہر پیدا ہو۔ مگر یہ خود اپنے ہاتھ سے بچہ کو تباہ کرنا ہے۔ عقلمند شخص وہ ہے جو یہ سمجھے کہ بچے نے زبان سیکھ کر بولنا تو بہرحال ہے پھر خود ہی کیوں نہ اسے ایسی باتیں سکھائی جائیں جو اچھی اور نصیحتوں پر مبنی ہوں۔ حضرت امام حسنؓ سے منقول ہے کہ رسول مقبول ﷺ نے مجھے ایک فقرہ حفظ کرایا تھا جو ابھی تک یاد ہے اور وہ یہ ہے دع مایریبک الی مالا یریبک۔ یعنی چھوڑ دے وہ بات جو بری شبہ والی ہو اور اختیار کر وہ بات جو اچھی اور شبہ سے پاک ہو۔

دیکھو رسول مقبول ﷺ نے کیا صحیح طریق اختیار فرمایا۔ آپؐ نے دیکھا کہ آپؐ کا نواسہ بولنے لگ گیا ہے اگر اچھے کلمات نہ سکھائے تو بری باتیں یا فضول فقرے منہ سے نکالے گا اس لئے آپ نے مختصر اور چھوٹا سا جملہ یاد کرا دیا۔ جو آئندہ کے لئے حضرت امام حسنؓ کے ہمیشہ کام آیا۔ اسی طرح آپؐ امام حسنؓ اور امام حسینؓ کو دعائیں سکھاتے تھے۔

بچوں سے پیار

پھر جس طرح بچوں کے اخلاق کی نگرانی کرنے اور ان کو برائیوں سے روکنے کے تنبیہ کی ضرورت ہے۔ اسی طرح ان سے پیار کرنا بھی ضروری ہے کیونکہ جو شخص بچے سے پیار نہیں کرتا بچے کو بھی اس سے انس پیدا نہیں ہوتا اور جب تک انس نہ ہو بچہ پر کبھی اس کی باتوں کا اثر نہ ہوگا۔ اس لئے جو باپ نہایت بدمزاج ہو۔ اپنے بچوں سے پیار نہ کرتا ہو۔ بلکہ ہر وقت ان سے سختی سے پیش آتا ہو وہ بچوں کی نظر میں ایک ہوا ہوتا ہے۔ اور کبھی بھی وہ بچوں کی صحیح تربیت نہیں کر سکتا۔

اس لئے بچوں سے نرمی اور لطف سے پیش آنے کے علاوہ پیار محبت سے بھی پیش آنا نہایت ضروری ہے۔ چنانچہ رسول اکرم ﷺ اپنے بچوں کو پیار کرتے تھے۔ ان کو گودی میں اٹھاتے تھے۔ ان کا دل بہلاتے تھے۔ حالانکہ اس وقت کے جاہل عربوں کے نزدیک یہ امر وقار کے خلاف تھا۔

ایک شخص نے آپؐ سے اپنے نواسہ سے پیار کرتے ہوئے دیکھ کر کہا یا رسول اللہ میرے دس لڑکے ہیں۔ مگر میں نے کبھی انہیں پیار نہیں کیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ تیرے دل سے اللہ شفقت نکال لے تو میں کیا کرسکتا ہوں۔ اس فقرے سے معلوم ہوا کہ پیار ایک طبعی امر ہے اور جو اپنے بچوں کو پیار نہیں کرتا وہ صاحب وقار نہیں بلکہ قسی القلب ہے۔ آپؐ سجدہ کی حالت میں ہوتے اور آپؐ کا کوئی بچہ آپؐ کی پشت پر سوار ہو جاتا تو آپ توقف فرماتے اور جب وہ اترتا تو سجدہ سے سر اٹھاتے۔ آپؐ نے ایک دفعہ اپنی نواسی امامہؓ کو گود میں لے کر نماز پڑھی جب سجدہ جاتے تو اسے اتار کر بٹھا دیتے۔ پھر اٹھتے۔ تو اٹھا لیتے۔ آپ سفر میں ہوتے تو اپنے چھوٹے رشتہ دار بچوں کو اپنے ساتھ باری باری سوار کرتے۔ غرض بچوں سے صرف تنبیہ اور اصلاح ہی کا معاملہ نہیں ہونا چاہئے کیونکہ یہ تو یتیم خانہ کے کارکن بھی کرنا جانتے ہیں بلکہ پیار اور محبت بھی ضروری امر ہے۔ کیونکہ ایک یتیم اور غیر یتیم میں یہی فرق ہے کہ یتیم کی تربیت اور اصلاح اور نصیحت کے لئے ساری دنیا موجود ہے مگر ہائے افسوس کہ کوئی ایسا نہیں جو اسے گود میں اٹھا کر اپنے سینہ سے چمٹا سکے۔ یہ ایک فطری معاملہ ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ بچے کو کھانے کو دو، کپڑے پہناؤ، اس کی فرمائش پوری کرو، اسے کھلونے لے دو، سب کچھ کرو۔ بیشک خوش ہوگا مگر جب اسے گود میں اٹھا کر پیار کرو تو پھر دیکھو وہ کس فخریہ حالت میں ہوگا اس وقت بچہ اپنے آپ کو بادشاہ سمجھتا ہے۔ اس فعل سے بچوں کی خوشی ان کی صحت ان کے قویٰ ان کے جذبات میں ایک نمایاں ترقی ہوتی ہے بچوں پر پیار وہی اثر کرتا ہے جو کھیتی سے پانی۔

بچوں کی توقیر

پھر بعض لوگ یہ سمجھ کر کہ ہم باپ ہیں بچہ کو ہم جو بھی برا بھلا کہیں جائز ہے۔ اسے چون وچرا نہیں کرنی چاہئے۔ یہ سب ٹھیک ہے۔ سعادت مند بیٹے ہم نے ایسا ہی کرتے دیکھے ہیں۔ مگر والدین کو خود ان کی عزت کا خیال کرنا چاہئے حضرت رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں اکرموا اولادکم۔ یعنی اے لوگو اپنے بچوں سے عزت سے پیش آیا کرو۔ بعض نوجوان صرف اس لئے باپ کا مقابلہ کرتے اور نافرمان بن کر دین ودنیا کی تباہی خرید لیتے ہیں کہ باپ اپنے باپ ہونے کے زعم میں ان سے بات چیت میں وہ سلوک کرتے ہیں جسے بچے اپنے دوستوں کی نگاہ میں اپنے لئے باعث ذلت سمجھتے ہیں حدیث میں آتا ہے کہ حضرت فاطمہؓ جب اپنے گھر سے رسول ﷺ کے گھر میں تشریف لے جاتیں تو آپ کھڑے ہو کر ملتے اور اپنی جگہ انہیں بٹھاتے اپنا تکیہ ان کو دیتے۔ کیا اس سے بڑھ کر اولاد کی عزت کی کوئی مثال ہے؟

بے جا حمایت سے پرہیز

پھر جب بچے ذرا بڑے ہوتے ہیں اور کوئی بے عنوانی ان سے سرزد ہو اور لوگ ان کے ماں باپ کو اس کی رپورٹ کریں تو عموماً لوگ بجائے اپنی اولاد کو سمجھانے یا ملامت کرنے کے شکایت کرنے والوں سے لڑنے جھگڑنے لگتے ہیں اور اپنی اولاد کی طرف سے غلط ڈیفنس پیش کرتے ہیں جس کا نتیجہ سوائے اس کے اور کوئی نہیں نکلتا۔ کہ ان کی اولاد اور زیادہ بگڑتی ہے۔ چونکہ بچے دیکھتے ہیں کہ ہم لڑائی اور شرارت کر کے آئے مگر بجائے ملامت کرنے کے ماں باپ نے ہماری حمایت کی۔ اس لئے عقلمند شخص وہ ہے جو کبھی اپنی اولاد کی ناجائز حمایت نہ کرے بلکہ اگر ثابت ہو جائے کہ واقعہ میں اس کے بچہ کا قصور ہے تو ضرور اسے سزا دے یا دلائے تا کہ آئندہ کے لئے اصلاح ہو۔ حدیث شریف میں لکھا ہے کہ ایک عورت نے چوری کی۔ رسول کریم ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹنا چاہا وہ معزز خاندان کی عورت تھی۔ اس کی برادری کے لوگ سفارش لے کر پہنچے۔ آپؐ نے سفارش کرنے والوں سے فرمایا یعنی اگر میری بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اس کی رعایت نہ کرتا۔ بلکہ اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔

بچے کے مرنے پر جزع فزع

تو یہ محبت کے تعلقات اور محبت کی باتیں تھیں۔ اب افسوس اور رنج کا حال بھی سنو۔ بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ اگر ان کا کوئی بچہ فوت ہو جائے تو وہ صبر نہیں کرتے۔ اور جو جزع فزع شریعت کے رو سے حرام ہے۔ اس کے مرتکب ہوتے ہیں۔ ان کا دل خدا کے خلاف غیظ وغضب سے پر، ان کی زبان شکوہ کا ایک کھلا ہوا دفتر ہوتی ہے اور ان کی حرکات خدا کو ایک چیلنج دیتی ہیں۔ مگر کیا یہ طریق عمل اس مالک الملک کے حق میں ایک عاجز بندہ کے لئے مناسب ہے۔ نہیں اور ہرگز نہیں بے شک اس کا لخت جگر اس سے چھین لیا گیا۔ اس کا دل اس کے سینہ کے اندر سے پکڑ کر باہر نکال لیا گیا مگر غور تو کرو کس نے ایسا کیا اسی نے جس نے وہ عطا کیا تھا۔ اگر حقیقت یہی ہے تو پھر شکوہ کیا۔

باطل ضبط نفس

یہ تو دنیا کے ایک بہت بڑے طبقہ کی حالت ہے لیکن برخلاف اس کے بعض جھوٹے وقار اور باطل ضبط نفس والے ایسے بھی ہوتے ہیں کہ بچوں کے مرنے پر لوگوں کے سامنے رنج کا اظہار یا آنکھ کے آنسو اپنے لئے باعث توہین وبزدلی سمجھتے ہیں مگر کیا یہ سخت دلی نہیں؟ ہے اور یقیناً ہے۔ آؤ رسول کریم ﷺ کو دیکھیں آپؐ کے بچے آپؐ کے سامنے فوت ہوئے جوان بھی چھوٹے بھی لڑکیاں بھی لڑکے بھی مگر جو نمونہ آپؐ نے دکھایا وہ نہایت بے نظیر مگر نہایت ہی قابل تقلید ہے۔ آپؐ کا صاحبزادہ ابراہیم جب فوت ہوا تو آپؐ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ عبدالرحمٰن ابن عوف نے کہا یا رسول اللہ آپؐ بھی روتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا عوف کے بیٹے یہ ایک رحمت ہے جو خدا نے بندوں کے دل میں رکھی ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا آنکھ آنسو بہاتی ہے اور دل تیرے فراق سے اے ابراہیم غمگین ہے۔ پھر ہم نہیں زبان سے کہتے مگر وہی بات جو ہمارے رب کی رضامندی کا باعث ہو۔

سبحان اللہ کیا صبر ہے ہمارے سید ومولیٰ کا کہ آپؐ کا بڑھاپے میں اکلوتا بیٹا فوت ہوتا ہے مگر زبان شکوہ سے خالی حرکات جزع فزع سے پاک دل باوجود غمگین ہونے کے خدا تعالیٰ کی رضا سے پُر ہے۔ آپؐ کی ایک بیاہی ہوئی بیٹی فوت ہوئی آپؐ نے کمال صبر وتحمل سے اس کی تجہیز وتکفین کا انتظام کیا۔ اور جب جنازہ قبر میں اتارا گیا تو آپؐ کے آنسو بہنے لگے۔ غرض جو صبر کا نمونہ آپؐ نے دکھایا وہ ایک بے نظیر نمونہ ہے جو نہ دل کی سختی پر اور نہ خدا کے شکوہ پر مبنی ہے بلکہ عین فطرت صحیحہ اور تعلق باللہ پر دلالت کرتا ہے۔

بعض متفرق باتیں

اولاد کے معاملہ میں بعض متفرق باتیں بھی ہیں مثلاً اولاد میں جفاکشی، ایثار اور اخلاق کا جذبہ پیدا کرنا بھی والدین کا فرض ہے اگر بچے کی ہر بات میں فرمائش پوری کر دی جائے تو یقیناً ایسا بچہ بڑا ہو کر ضدی اور آرام طلب ہوگا۔ وہ ایثار کا نمونہ نہ دکھا سکے گا۔ نہ وہ جذبات کے روکنے کے موقعہ پر اپنے جذبات پر قابو رکھ سکے گا۔ رسول مقبول ﷺ نے اس امر کا بہت خیال رکھا ہے۔ مثلاً ایک دفعہ حضرت فاطمہؓ نے عرض کیا مجھے چکی پیسنے، کنوئیں سے پانی لانے اور گھر کے دوسرے بہت سے کام کرنے کی وجہ سے بہت تکلیف ہے حتیٰ کہ میرے ہاتھوں میں چھالے بھی پڑ جاتے ہیں مجھے کوئی لونڈی یا کوئی غلام عنایت کیا جائے آپؐ نے حضرت فاطمہؓ کی یہ درخواست جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ذریعہ سنی تو رات کو حضرت فاطمہؓ کے گھر تشریف لے گئے اور ان کو مشقت اور ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالنے کے لئے فرمایا کہ بیٹی آؤ تم کو ایسی بات سکھاؤں جو لونڈی اور غلام سے مستغنی کردے۔ اور فرمایا ہر نماز کے بعد 33,33 بار سبحان اللہ، الحمد للہ، اور اللہ اکبر کہہ لیا کرو۔ کیا کوئی بادشاہ آج ہے جو اپنی اولاد میں ایثار اور جفاکشی کی یہ روح پیدا کرتا ہو مگر اس سے یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ معاذ اللہ حضرت رسول کریم ﷺ کو حضرت فاطمہؓ کی امداد سے مضائقہ تھا۔ کیونکہ آپؐ نے صفا پر چڑھ کر جو مکہ والوں کے لئے ایک اعلان عام کیا تھا اس میں اپنی بیٹی فاطمہؓ کو مخاطب کر کے یہ بھی فرمایا تھا .... یعنی جب تجھے ضرورت پڑے جتنا بھی مال میرا ہوگا تو مانگے گی تو میں تجھے دوں گا۔ اسی طرح آپؐ ہی کی زبان فیض ترجمان کے ذریعہ یہ الٰہی قانون شائع کیا گیا کہ آپؐ کی اولاد پر صدقہ اور زکوٰۃ حرام ہے تا کہ وہ خود کما کر کھائے۔ اسی طرح اکثر والدین اولاد کی ظاہری خوشی کافی سمجھتے ہیں، خواہ ان کی روحانی اور اخلاقی حالت کیسی ہی ہو۔ مگر آپؐ اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ یعنی الٰہی میری اولاد کو گزارے کے قابل رزق دیجیو کہ نہ تو وہ کسی کی محتاج ہو اور نہ روپیہ کی افراط سے دنیا کے عیش وعشرت میں مبتلا ہو جائے۔ اسی طرح بعض لوگ اولاد کی خاطر دوسروں پر ظلم کرتے اور ناحق لڑتے جھگڑتے ہیں۔ اگر کوئی شخص خواہ نصیحت کے طور پر کسی کے بچے کو تھپڑ مارے وہ اسے قتل کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ اور یہ جذبہ بھی بہیمی اور حیوانی ہے مگر رسول مقبول ﷺ کی صاحبزادی زینبؓ کو ہجرت کرتے ہوئے دوران سفر میں ابن ہبیرہ نے پتھروں سے زخمی کیا جس کے نتیجہ میں اسقاط اور اس اسقاط سے ان کی وفات ہوگئی۔ دیکھو کیسا ظلم عظیم ہے۔ کہ 1300 برس سے زیادہ عرصہ اس پر گزر گیا مگر ہر دفعہ جب یہ واقعہ کوئی پڑھتا ہے تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اس سے قیاس کرو کیا حال ہوا ہوگا رقیق القلب باپ کا جب اس نے یہ حادثہ سنا ہوگا اور جب اس کی آنکھوں کے سامنے اس کی پیاری بیٹی نے دم توڑا ہوگا۔ مگر قربان جایئے رسول اللہ ﷺ کے کہ فتح مکہ کے بعد جب ابن ہبیرہ مسلمان ہو کر سامنے آیا تو آپؐ نے اسے معاف کر دیا کیوں؟ کیا اس لئے کہ یہ جرم قابل پرسش نہ تھا؟ یا اس لئے کہ ابن ہبیرہ کے قتل پر آپؐ قادر نہ تھے؟ یا اس لئے کہ زینبؓ سے آپ کو محبت نہ تھی؟ نہیں بلکہ صرف اس لئے کہ آپؐ کا یہ ارشاد تھا کہ الاسلام یھدم ماقبلہ یعنی اسلام لانے سے پہلے کے تمام جرم اسلام مٹا دیتا ہے۔ پس اس صداقت اور اس سچے اور پاکیزہ اصل نے آپؐ کے جذبہ محبت کو دبا دیا اور باوجود ملک عرب کے بادشاہ ہونے کے اپنے لخت جگر کے قاتل کو آپؐ نے معاف کر دیا۔

پھر دیکھو کہ آدم سے لے کر محمد رسول اللہ ﷺ تک دنیا میں یہ دستور تھا کہ بادشاہ کی وفات پر اس کا بیٹا تخت نشین ہوتا بلکہ اب بھی دنیا کے اکثر ممالک میں یہی دستور ہے لیکن کیا یہ دستور بہتر ہے؟ نہیں اور ہرگز نہیں کیونکہ ہوسکتا ہے اور ہوتا ہے کہ ایک بادشاہ لائق ہو مگر بیٹا نالائق اور ناقابل ہو۔ لیکن اولاد کی محبت نے دنیا کو اندھا کر دیا ہے۔ اس لئے بادشاہ کے بعد اس کا بیٹا بادشاہ ہوا کرتا تھا صرف دنیا میں محمد رسول اللہ ﷺ سب سے پہلے بادشاہ ہیں کہ آپؐ نے اس بدرسم کو ترک کر دیا آپؐ کے بیٹوں کی طرح پیارے نواسے موجود تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ جیسا داماد موجود تھا مگر بادشاہ کون ہوا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہ جن کے باپ کو سن کر یقین نہ آیا تھا کہ ان کے بیٹے کو محمد رسول اللہ ﷺ کے خاندان کے لوگ بادشاہ تسلیم کر چکے ہیں۔

پس آنحضرت ﷺ نے اولاد کے متعلق جو عمل کیا وہ ہمارے لئے واجب العمل اور اس پر عمل کرنے سے ہماری اولاد کی زندگی درست اور ان کے اخلاق اعلیٰ ہوسکتے ہیں۔ اس امر کا زبردست عملی ثبوت یہ ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ کی ہی تربیت کا یہ نتیجہ تھا کہ آپؐ کی لڑکی سیدۃ النساء اور امام حسنؓ اور حسینؓ سید اشباب الجنۃ ہوئے۔

(ماہنامہ خالد مئی 1961ء)

ماخوذ

دل کے امراض اور مشینی حربے

دل کے مریضوں کی شریانوں میں موجود رکاوٹ کی نشاندہی کے لئے طویل عرصہ تک جو معیاری طریقہ رائج رہا وہ ’’Catheterization‘‘ کا طریقہ تھا۔اس طریقہ سے ایک ماہر خون کی بڑی نالی میں ایک تحقیقی آلہ داخل کرتا ہے جسے دل کے قریب پہنچا کر اس سے رنگدار مائع (DYE) خارج کیا جاتا ہے ۔ اس طریقہ سے دل کی شریانوں میں موجود ہر قسم کی رکاوٹ یا مادہ ایکسرے کے ذریعے ظاہر ہوجاتا ہے۔اس عمل کو ’’انجیوگرام‘‘ Angiogram کہتے ہیں اور اگر آپ کیتھڑ ائزیشن کو حقیقت میں سرجری نہیں سمجھتے تو پھر آپ یہ بھی نہیں جان سکتے کہ حقیقتاً یہ کتنا خطرناک اور حساس آپریشن ہے۔4 سے 6 گھنٹے کا یہ طریقہ کار کہیں بھی ہوسکتا ہے ۔اس میں موت سمیت انتہائی پیچیدگیوں کی شرح صرف ایک فیصد ہے۔وہ بھی اس صورت میں کہ کیتھیٹر گزارنے کے عمل کے دوران شریان کی نازک دیواریں کٹ جائیں ۔اسی لئے ڈاکٹر اس طریقے کو آسانی سے تجویز نہیں کرتے ۔ایک سروے کے مطابق 20 سے 40 فیصد مریض جو اس پہ رسک اٹھاتے ہیں ان مریضوں کو اس کی ضرورت نہیں ہوتی ۔ایسے مریضوں کی شریانوں میں کوئی نمایاں رکاوٹ دکھائی نہیں دیتی۔ تشخیص وعلاج سے متعلق یہ چیزیں بالآخر کہاں ٹھہریں گی ؟ گزشتہ 18 ماہ میں دل کے امیج حاصل کرنے میں جو ترقی ہوئی ہے اس سے بہت سے ماہرین امراض دل جہاں حیرانی میں مبتلا ہوئے ہیں وہاں وہ یہ سوچنے پر بھی مجبور ہیں کہ ’’کیا یہ مناسب وقت ہے کہ جس طرح اور جن طریقوں سے وہ دل کے امراض کا پتہ چلاتے ہیں اور ان کا علاج کرتے ہیں انہیں تبدیل کیا جائے ؟‘‘ ڈاکٹر وں کی سوچ میں اس تبدیلی سے کمپیوٹر فوٹو گرافی CT سکینگ کو مزید ترقی دینے کا پیش خیمہ ہے۔

سی ٹی سکین ایک اعلیٰ درجے کا ایک قسم کی ایکسرے مشین ہے جو دل اور اس کے اردگرد خول کی شریانوں اور نالیوں کے مختلف زاویوں سے انتہائی عمدگی کے ساتھ عکس اتارتی ہے۔ سوفیسٹیکٹڈ (Sophisticated) کمپیوٹر پروگرام ازان تہہ طرفی عکسوں کا انتہائی تفصیلی ڈیٹا فراہم کرتے ہیں۔جن کے جائزہ سے ڈاکٹر بالکل اس طرح الرٹ ہوجاتے ہیں جس طرح مائیک فیکل مین کے ڈاکٹر جس کی دل کی بیماری چھپی ہوئی تھی۔دل کے امراض کو جانچنے کیلئے دوسرے تکنیکی طریقے جیسے M R I (میگنٹینک ریسونس امیجنگ) کے ذریعے دل کی اندرونی ساخت اور کیفیت کے بارے میں حاصل ہونے والی واضح تفصیلات نے بھی ڈاکٹروں کو حیران کر دیا ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں لاکھوں مریض اپنی کیفیت اور حالات کے مطابق وہ علاج کرا سکیں گے جو ان کے لئے سودمند ہوگا۔بعض جگہوں پر تو یہ سہولتیں اب بھی میسر ہیں۔بعض ڈاکٹروں نے اپنے بظاہر تندرست مریضوں پر سکینگ کا طریقہ استعمال کرنا شروع کردیا ہے اور انہیں اس فیصلہ پر پہنچنے میں آسانی ہوتی ہے کہ مریض کو لیسٹرول لیول کم رکھنے کے لئے پیشگی طور پر اسے کونسی دوا تجویز کی جائے۔ اس سے انہیں بعض کیسوں میں اس نتیجہ پر پہنچنے میں بھی مدد ملتی ہے کہ وہ اپنے مریض کو بغیر انجیوگرام کئے کس طرح محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ دوسری طرف سکین ٹیسٹ میں کلیئر ہوجانے والے مریض پر اعتماد ہوجاتے ہیں کہ اب انہیں کولیسٹرول لیول کو کم رکھنے والی یا دوسری کسی دوا کے استعمال کی ضرورت نہیں رہی ۔ اس طرح وہ ان ادویات کے ذیلی اثرات سے بھی محفوظ ہوجاتے ہیں۔

دل کے عکس لینے کے اس انقلابی طریقوں کے ڈرامائی اثرات ایمرجنسی رومز میں دیکھنے کو ملتے ہیں۔ایک اندازے کے مطابق صرف امریکہ میں سالانہ 55 لاکھ افراد سینے میں درد کی شکایت لے کر ہسپتالوں میں پہنچتے ہیں۔

ان میں سے اکثریت کو دل کا عارضہ نہیں ہوتا۔تاہم ڈاکٹر کے لئے دل کے عارضہ،معدہ کی خرابی یا اعصابی تناؤ میں امتیاز کرنا بھی ایک مشکل مرحلہ ہوتا ہے۔ایک Non Invasive Test کے ذریعے یہ پتہ چلانا آسان ہوجاتا ہے کہ مریض کی شکایت کے پس پردہ دل کا کوئی مرض ہے یا معدے کی خرابی اور اعصابی تناؤ میں سے کوئی ایک ہے۔

اس طرح ایک واضح تصویر کشی ہوجاتی ہے۔ دل کی بیماریوں کی تشخیص کے مشینی طریقوں کے لئے میڈیکل گروپس کے درمیان دوڑ شروع ہو چکی ہے ۔ جولائی میں امریکن کالج آف کارڈیالوجی اور امریکن ہارٹ ایسوسی ایشن نے ’’کارڈیک سکین‘‘ سے متعلق اپنی پہلی گائیڈ لائن شائع کی ہے ۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ ’’نیوکارڈیک سکینز‘‘ (New Cardiac Scaner) کے لئے ڈاکٹروں کو کس طرح تربیت دینا ہے۔ہمیں تین سٹڈیز سے پتہ چلتا ہے کہ کارڈیک سی ٹی سے 90 فیصد تک اس مقام کی نشاندہی ہو جاتی ہے جہاں خون کی گردش رکی ہوئی ہے ۔ تاہم ان سٹڈیز میں یہ نہیں بتایا گیا کہ کس طرح کے مریضوں اور کس قسم کی صورتحال میں سکین کئے جائیں اور کن حالات میں یہ زیادہ حساس ہوں گے ۔ ہوسکتا ہے اس کا جواب امریکن ہارٹ ایسوسی ایشن کے نومبر کے سالانہ اجلاس میں دیا جائے۔ جب بہت سے ریسرچ گروپ اپنی تازہ ترین سٹڈیز پیش کریں گے۔

میکنز کے متعلق ٹیکنالوجی میں ترقی کی رفتار اتنی تیز ہے کہ خود ڈاکٹروں اور مریضوں کے لئے یہ فیصلہ کرنا مشکل ہے کہ سکینوں کے مجموعہ میں سے کون سا سکین مریض کے لئے بہتر رہے گا ۔ پاکستان میں تو ہیلتھ انشورنس کی سہولت کم ہی لوگوں کے پاس ہوگی تاہم امریکہ میں انشورنس کمپنیاں سکینز کی نئی تکنیکوں سے ضرور پریشان اور متاثر ہورہے ہیں ۔ کیونکہ انہیں اپنے انشورنس یافتہ افراد کو بھاری بھرکم ٹیسٹوں کے لئے رقم ادا کرنا پڑتی ہے ۔یوں ماہرین امراض دل اور انشورنس کمپنیوں کے درمیان اس مسئلے پر گرما گرم بحث بھی شروع ہے۔ IMV میڈیکل انفارمیشن ڈویژن آف ڈس پلینز البنائز کے مطابق ڈاکٹر سالانہ کم از کم ایک کروڑ 15 لاکھ ایکو کارڈیوگرام کرتے ہیں۔ اس طریقہ ٹیسٹ میں دل کے اندرونی حصوں کی تصاویر لینے کے لئے ساؤنڈ ویوز استعمال کی جاتی ہے۔اس طرح سالانہ 90 لاکھ نیوکلیئر پرفیوژن سکینز ہوتے ہیں جن میں ہلکی نوعیت کے ریڈیو ایکٹوٹریسر (RADIO ACTIVE TRACER) مالیکیولز دل کے اعصاب کے بارے میں پتہ بتاتے ہیں کہ وہ کتنے مضبوط ہیں۔کمپیوٹر پراسیسنگ پاور اور سافٹ ویئر نے ان ٹیسٹوں کو ماضی کی نسبت زیادہ قابل اعتماد اور زیادہ نتیجہ خیز بنادیا ہے ۔سٹریس ٹیسٹ جو ڈاکٹر وں کی اس تشخیص میں مدد دیتے ہیں کہ کارڈیک مسلز میں کہاں خون کی گردش کم ہے اور ان میں کیا خرابی ہے ۔ ایکوکارڈیوگرافر اور نیوکلیئر سکینز (NUCLEAR SCANER) دونوں کے ذریعے ہوسکتے ہیں۔شمالی کیرولینا میں ڈیوک یونیورسٹی میڈیکل سنٹر کی چیف آف کارڈیو ویسکیولر میڈیسنز ڈاکٹر پامیلا ڈوگلس تو یہاں تک کہتی ہیں کہ ایکوکارڈیوگرام اور نیوکلیئر پروفیوژن سکینگ دل کی حفاظت کے لئے چوکیدار ہیں اور مستقبل قریب میں ان کا ترک کیا جانا بعید از قیاس ہے ۔مشکل یہ ہے کہ اس طرح کا ابھی تک کوئی ایک ٹیسٹ ایجاد نہیں ہوا۔جس کے ذریعے دل کی جملہ امراض کا پتہ چلایا جاسکے اور وہ سستا بھی ہو۔

بعض ٹیسٹ صرف دل کی اناٹومی (طبعی ساخت) کو جانچنے کے لئے بہتر ہیں جبکہ کئی یہ بتاتے ہیں کہ دل کے مختلف حصے کس طرح سے کام کر رہے ہیں اور ان کی کیفیت کیا ہے ۔المیہ یہ ہے کہ ڈاکٹروں کو بہتر علاج تجویز سے قبل ان دونوں اقسام کے ٹیسٹوں کے ذریعے مکمل معلومات حاصل کرنا ہوتی ہیں جس کے لئے مریضوں کو بھاری بھرکم اخراجات برداشت کرنا پڑتے ہیں۔ ان ٹیسٹوں کے ذریعے معالجین کو کئی سوالوں کے جواب تو مل جاتے ہیں مگر یہ جواب کئی نئے سوال پیدا کرتے ہیں۔ان میں سے ایک کسی ایسے ٹیسٹ کی ایجاد سے متعلق ہے جو دل کے تمام امور کا احاطہ کرتا ہو۔ چنانچہ اس ضمن میں ہونے والی حالیہ ترقی پر جب نظر ڈالی جاتی ہے تو یہ کہنے میں کوئی تامل نہیں کہ انسان اس منزل یعنی دل کے امیج حاصل کرنے میں طویل عرصہ لگا ہے۔اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ دماغ کی حرکت لگاتار ہے۔اس کا مطلب ہے کہ اس کے روایتی امیج زیادہ تر دھندلے ہوتے ہیں۔ دل کے اوپر بعض بلڈ سیلز اگرچہ چھوٹے ہوتے ہیں لیکن انتہائی اہم ہوتے ہیں۔ان کی وجہ سے انسان کو کئی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے ۔ جدید سٹی سکینرز دل کو 64 عکسی ٹکڑوں میں تقسیم کرکے مذکورہ بالا دونوں قسم کے ڈرا بیک کا احاطہ کرتے ہیں جبکہ پرانے سکینرز دل کو عمومی طور پر 16 حصوں میں تقسیم کرکے امیج کئے جاتے ہیں ۔عکسی نمونوں کی تعداد میں اضافہ سے جہاں دل کے حتمی امیج کی تیاری میں مدد ملتی ہے وہاں اس کی تیاری کے لئے درکار وقت کی بچت بھی ہوتی ہے۔تاہم سوفیسٹیکٹڈ (Sophisticated) کمپیوٹر سافٹ ویئر نے کارڈیک سائیکل کے مطلوبہ حصے کی عکس بندی کو ممکن بنادیا ہے اور اس سے یقینی طور پر یہ بھی پتہ چل جاتا ہے کہ عکس بندی کے وقت دل مطلوبہ پوزیشن میں ہی تھا۔جن افراد کے دل دھڑکن کمزور اور غیر متواتر ہو کارڈیک سی ٹی سکین کے لئے اچھے امیدوار نہیں ہوتے ۔ درست حالات کے تحت دل کے سی ٹی امیجز شارپ ہوتے ہیں تاہم ایسے مریضوں کی بیماری کی تشخیص بھی گیس ورک (Guess work) پر نہیں ہوتی ہے۔بعض درمیانے درجے کے مریضوں کے بارے میں یہ پتہ نہیں چلتا کہ ان کے دل کی بیماری کس سطح پر ہے۔

اس ضمن میں جان ہاپکنز ہسپتال بالٹی مور میری لینڈ کے ڈاکٹر ڈیوڈ بلیومیک کا کہنا ہے کہ کولیسٹرول لیول اونچے درجے میں ہوتا ہے اور ان کا بلڈ پریشر بھی ہائی ہوتا ہے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

۞ مکرم نصیر احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ نظارت دعوت الی اللہ تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 16/اگست 2013ء کو عبدالباسط طاہر واقف نو ابن مکرم عطاء المجیب راشد صاحب کی تقریب آمین منعقد ہوئی۔ جس میں محترم محمد طارق محمود صاحب صدر دارالعلوم شرقی مسرور نے بچے سے قرآن کریم کے بعض حصے سنے اور دعا کروائی۔ عبدالباسط طاہر نے اپنی پھوپھو سے ساڑھے چھ سال کی عمر میں قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کیا ہے۔ جو مکرم ماسٹر عبدالرشید صاحب مرحوم کا پوتا اور حضرت میاں محمد دین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو قرآن کریم کے علوم و معارف سے بہرہ مند کرے، باقاعدگی سے تلاوت کرنے، ترجمہ سیکھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

۞ مکرم میر انجم پرویز صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے میر دانش احمد واقف نو نے مورخہ 3/اگست 2013ء کو سات سال سات ماہ سات دن کی عمر میں قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ تقریب آمین مورخہ 9/اگست 2013ء کو عیدالفطر کے موقع پر ڈیریانوالا ضلع نارووال میں منعقد کی گئی۔ مکرم عبدالعلیم ناصر صاحب مربی سلسلہ ڈیریانوالا نے بچے سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ میر دانش احمد مکرم محفوظ الحق میر صاحب سابق امیر حلقہ ڈیریانوالا ضلع نارووال کا پوتا اور حضرت مولوی نظام الدین میر صاحب کی نسل سے ہے جو جماعت احمدیہ ڈیریانوالا کے پہلے احمدی تھے اور انہی کے ذریعہ سے 1919ء میں ڈیریانوالا کے 150 افراد نے بیعت کی اور یوں جماعت احمدیہ ڈیریانوالا کا قیام ہوا۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کے سینوں کو قرآنی علوم سے منور کرے نیز باقاعدگی سے تلاوت قرآن کرے، اس کا ترجمہ سیکھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

۞ مکرم مظہر الحق انور صاحب دارالعلوم غربی صادق ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بھائی عزیزم عرفان الحق انور ابن مکرم شمس الحق انور صاحب نے خدا کے فضل سے 7 سال 6 ماہ کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ جلسہ سالانہ جرمنی کے بعد 2 جولائی 2013ء کو بیت السبوح میں آمین کی تقریب منعقد ہوئی۔ اس میں باقی خوش قسمت بچوں کے ساتھ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عرفان الحق سے بھی قرآن پاک کی چند آیات سنیں اور دعا کروائی۔ بچے کو قرآن پاک پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ محترمہ سمیرا شمس صاحبہ کو نصیب ہوئی۔ عزیزم عرفان الحق انور سابق مربی سلسلہ مولانا نورالحق انور صاحب مرحوم کا پوتا اور مکرم محمد رشید صاحب آف ناروے کا نواسہ ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو قرآن کریم پڑھنے پڑھانے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

۞ مکرم ظاہر احمد صاحب سیکرٹری اشاعت شالی چھاؤنی لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی زوجہ محترمہ بشریٰ ظاہر احمد صاحبہ بنت مکرم ریاض حسین صاحب ساکن والٹن کینٹ لاہور مورخہ 24/اگست 2013ء کو بعمر 30 سال وفات پا گئیں۔ مرحومہ پیدائشی احمدی تھیں۔ مورخہ 23/اگست 2013ء کو C.M.H لاہور میں پھیپھڑے کا آپریشن ہوا۔ جس کے بعد طبیعت کافی خراب ہوگئی۔ مرحومہ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ مورخہ 25/اگست 2013ء کو بعد از نماز ظہر بیت المبارک ربوہ میں پڑھائی گئی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم مظفر احمد ڈوگر صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ سیکرٹری وصیت لجنہ اماء اللہ شالی چھاؤنی کے طور پر خدمات بجالاتی رہیں۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند اور ہر ایک سے محبت اور خندہ پیشانی سے ملتی تھیں۔ بیماری میں بھی باوجود تکلیف کے جب پتہ چلتا کہ کوئی ملنے آیا ہے تو چہرے پر مسکراہٹ کے آثار نمایاں ہو جاتے۔ طبیعت میں محبت، نرمی، صبر، برداشت اور توکل علی اللہ کے اوصاف نمایاں تھے۔ کبھی اپنی تکلیف اور دکھ کا اظہار کسی دوسرے سے نہیں کیا۔ کسی کے دریافت کرنے پر بھی جواب یہی ہوتا کہ میرا خدا میری مدد کرے گا۔ چندہ کی بروقت ادائیگی کرتیں۔ مرحومہ مہمان نواز اور جماعتی عہدیداران کا ادب و احترام کرنے والی تھیں۔ سیکرٹری صاحب مال یا کسی عہدیدار کے آجانے پر یہی کوشش ہوتی کہ کچھ نہ کچھ ادائیگی ضرور کی جائے۔ بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں۔ مرحومہ نے پسماندگان میں خاوند کے علاوہ ایک بیٹا عاشر احمد بعمر 7 سال اور ایک بیٹی حانیہ ظاہر احمد بعمر 2 سال یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحومہ نے اپنے سسرال میں نہایت عمدہ سلوک کیا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم مرحومہ کے درجات بلند کرے، مغفرت فرمائے، اپنے قرب میں جگہ دے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ نیز ہمیں مرحومہ کی نیک یادوں کو زندہ رکھنے کی توفیق عطا کرے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

خاکسار ان احباب کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہے جنہوں نے مسلسل ہمیں دعاؤں میں یاد رکھا اور وفات پر تعزیت کی۔ اللہ تعالیٰ سب کو بہترین جزا عطا کرے۔ آمین

ملازمت کے مواقع

۞ سٹیٹ بینک آف پاکستان کو ماسٹرز/گریجوایٹس (16 سالہ تعلیمی ڈگری ہولڈر) بطور آفیسر گریڈ 2 کی آسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

۞ Engro Powergen کو آپریشن کنٹرولر (شفٹ انچارج)، آپریشن سپروائزر (یونٹ آپریٹرز)، مینٹیننس انجینئر (الیکٹریکل ڈیپارٹمنٹ) اور ٹیکنیکل و الیکٹریکل انجینئرز کی آسامیوں کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

۞ یکنو ویژن پرائیویٹ لمیٹڈ کو اسسٹنٹ مینیجر سیلز، سیلز ایگزیکٹو، الیکٹریکل/مکینیکل سروس انجینئرز اور سروس ٹیکنیشنز کی ضرورت ہے۔

۞ ستارہ کیمیکل انڈسٹریز لمیٹڈ فیصل آباد کو سول انجینئر، مینیجر پروجیکٹ، ڈپٹی سپننگ ماسٹر، اسسٹنٹ مینیجر ایچ آر/آئی ٹی، انچارج ہیلتھ اینڈ سیفٹی، ایڈمن آفیسر اور چیف سیکیورٹی آفیسر کی ضرورت ہے۔

۞ فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کو مینجنگ ڈائریکٹر، ایگزیکٹو سیکرٹری، جنرل مینیجر آپریشن اور چیف فنانشل آفیسر کی ضرورت ہے۔ تفصیلات کیلئے وزٹ کریں۔
http://www.faisalabad.gov.pk

نوٹ: اشتہارات کی تفصیل کیلئے 8 ستمبر 2013ء کا اخبار روزنامہ جنگ ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت وتجارت)

درخواست دعا

۞ مکرم رانا سلطان احمد خاں صاحب تحریر کرتے ہیں۔

مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب کھرل آف گھمبٹ خیرپور سندھ حال مقیم برسبین آسٹریلیا ہسپتال میں داخل ہیں۔ تین بوتل خون دیا جا چکا ہے مگر طبیعت سنبھل نہیں رہی۔ پھیپھڑوں میں پانی پڑ گیا ہے۔ کچھ دن پہلے دماغ کا بھی آپریشن ہوا تھا۔ احباب سے خصوصی دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم معجزانہ طور پر صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔ آمین

۞ مکرم نصیر احمد وڑائچ صاحب مربی سلسلہ مردان تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب وڑائچ ابن مکرم چوہدری شاہ محمد صاحب ایک نہایت تکلیف دہ اور پیچیدہ مرض میں مبتلا ہیں۔ شوکت خانم لاہور سے بھی بعض ٹیسٹ ہوئے ہیں ہومیو پیتھک علاج بھی جاری ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

۞ مکرم غلام یٰسین صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن دارالفضل غربی طاہر تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 2/اگست 2013ء کو میرا بیٹا مکرم فیاض احمد صاحب اور پوتی ثنا امان اللہ احمد نگر جاتے ہوئے روڈ ایکسیڈنٹ کی وجہ سے زخمی ہو گئے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مکمل شفاء عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

گمشدہ بٹوا

۞ مکرم ظافر احمد عباسی صاحب کارکن نظارت خدمت درویشاں تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کا بٹوا کہیں گم ہو گیا ہے جس میں ضروری دستاویزات ہیں۔ جس کسی کو بھی ملے وہ اس ایڈریس پر اطلاع کر دیں۔ شکریہ

کوارٹر نمبر 170 کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ موبائل نمبر: 03350756397

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

خبریں

اسٹرابیری اور بلیو بیری دل کیلئے مفید اگر

اپنے آپ کو دل کے دورے سے بچانا چاہتے ہیں تو پھر اسٹرابیری اور بلیو بیری کا استعمال پورے سال کثرت سے کرنا چاہئے۔ امریکی یونیورسٹی ہارورڈ میں ہونے والی ایک جدید طبی تحقیق میں کہا گیا ہے کہ ہفتے میں تین روز اسٹرابیری اور بلیو بیری کا استعمال دل کے دورے کو ایک تہائی حد تک کم کر دیتا ہے۔ 93 ہزار سے زائد افراد پر یہ تحقیق کر کے مذکورہ نتائج اخذ کئے گئے ہیں۔

سگریٹ نوشی پر پابندی سے دمے میں کمی

محققین کا کہنا ہے کہ انگلستان میں سگریٹ نوشی پر پابندی کا قانون متعارف ہونے کے بعد شدید دمہ کی شکایت میں کمی آئی ہے۔ تحقیق کے مطابق بند عوامی مقامات پر سگریٹ نوشی پر پابندی کے پہلے سال دمہ کی شکایت کی وجہ سے بچوں کے ہسپتال میں داخلے میں بارہ فیصد کمی ہوئی ہے۔ تحقیق کے سربراہ محقق پروفیسر کرسٹوفر میلٹ کے مطابق سگریٹ نوشی پر پابندی کے قانون نے غیر متوقع نتائج دیئے ہیں۔

شراب نوشی کے نقصانات جدید طبی تحقیق

سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ سونے سے پہلے زیادہ شراب پینے سے لوگ جلد سو جاتے ہیں۔ تاہم اس سے ان کے آرام کے نظام میں خلل پیدا ہو جاتا ہے۔ لندن کے سلیپ سنٹر کی ٹیم کے مطابق تحقیق سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ شراب انسان کے سونے کے سائیکل (Cyle) کو متاثر کرتی ہے۔ تحقیق کے مطابق زیادہ شراب پینے سے جلدی نیند تو آجاتی ہے۔ لیکن وہ نیند نہیں آتی۔ جس سے انسان اگلے روز تازہ دم اٹھے۔

☆............☆............☆

ربوہ میں طلوع وغروب 13 ستمبر

طلوع فجر	4:28
طلوع آفتاب	5:48
زوال آفتاب	12:04
غروب آفتاب	6:20

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

13 ستمبر 2013ء

2:10 am	ترجمۃ القرآن
6:20 am	جلسہ سالانہ یوکے سے خطاب
8:10 am	ترجمۃ القرآن کلاس
9:55 am	لقاء مع العرب
1:20 pm	راہ ہدیٰ
4:00 pm	دینی وفقہی مسائل
5:00 pm	خطبہ جمعہ Live
9:20 pm	خطبہ جمعہ (دوبارہ)

سچی بوٹی کی گولیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

وردہ فیبرکس
چیلنج ریٹ کے ساتھ
لان شرٹ صرف 200 روپے میں حاصل کریں۔
چیمہ مارکیٹ بالمقابل الائیڈ بینک (دکان گلی کے اندر ہے)
0333-6711362, 047-6213883

Skylite Institute of Information Technology
(Educating People For Future)
کمپیوٹر ڈپلومہ
سکائی لائٹ انسٹیٹیوٹ کے زیر اہتمام کمپیوٹر شارٹ کورسز/ڈپلومہ کورسز کا آغاز ہو چکا ہے
کمپیوٹر بیسکس دورانیہ 1 ماہ
مائیکروسافٹ آفس دورانیہ 2 ماہ
گرافکس ڈیزائننگ دورانیہ 2 ماہ
ویب ڈیویلپمنٹ دورانیہ 3 ماہ
اردو ان پیج دورانیہ 1 ماہ
کامیاب طلباء کے لئے Skylite Communications میں جاب کرنے کے شاندار موقع
نظارت تعلیم سے منظور شدہ، UPS اور جنریٹر کی سہولت، ائرکنڈیشنڈ کلاس رومز، کوالیفائیڈ ٹیچرز
4/14. 2nd Floor, Gole Bazar Rabwah, PH: 047-6211002

مہنگائی کا زمانہ ہے لیکن سیل پر تو جانا ہے
سیل۔سیل۔سیل
لبرٹی فیبرکس
اقصیٰ روڈ (نزد اقصیٰ چوک) ربوہ +92476213312

نوزائیدہ اور شیر خوار بچوں کے امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

خدا تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ
اٹھوال فیبرکس
بوتیک وفینسی ورائٹی کا مرکز
مردانہ ورائٹی، پرنٹ لیلن اور سادہ لیلن بھی دستیاب ہے
نیز ہر طرح کی میچنگ بھی دستیاب ہے۔
پروپرائٹر: الطاف احمد اٹھوال: 0333-7231544
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

FR-10

STUDY IN GERMANY
www.ErfolgTeam.com in EXCLUSIVE affiliation with German Universities & Institutes offer you:
Session-February-2014
Admissions Open
1. Quick Package for Universities in Germany
Start learning German language in Germany
Opportunities for Intermediate (12th Class), Bachelors & Masters Students in all fileds
No need to learn German language in Pakistan
(Starting installment only 2000Euros)
FEE PAYABLE DIRECTLY TO THE SCHOOL IN GERMANY
Time duration for the whole process/embassy appearance: around 4 to 6 months
2. Direct Package at FH Aachen University in Germany
ENGINEERING & BUSINESS PROGRAMS
From foundation year till Masters ALL STUDY IN ENGLISH LANGUAGE
basic requirement Matriculation/O-level/First year/Intermediate
NO BANK ACCOUNT NEEDED FOR VISA
First year + accommodation (17,000Euros total) + Bachelors & Masters is almost free, 85 Euros per month
FEE PAYABLE DIRECTLY TO FH AACHEN UNIVERSITY GERMANY
For further information please visit our partner university´s homepage
http://www.fh-aachen.de/en/university/freshman/program/
3. Comfort Package with ErfolgTeam: The candidates who cannot afford the above mentioned packages may also apply in comfort package, in which you have to do German language in Pakistan beforehand. In this way save the language fee in Germany. Admission also possible in English program.
Requirement: Students with Intermediate, Bachelors or Masters background
3 to 6 months German language in Pakistan
Consultancy + Admission + Embassy Documentation + Interview Preparation
Even after reaching Germany, pick up service from Airport till University
Please contact your ErfolgTeam in Germany
Office Tel +49 6150 8309820, Fax: +49 6150 830 9233
Mob: +49 176 56433243, +49 163 1303507
Web: www.ErfolgTeam.com Email: info@erfolgteam.com Skype ID: erfolgteam